

تفسیر الثعالبی ایک کثیر المصادر جامع تفسیر

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری ☆

تفسیر الثعالبی کا اصل نام ”الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن“ ہے۔ مفسر الثعالبی رحمہ اللہ (م ۸۷۵ھ) نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ”میں نے اس کتاب میں تفسیر ابن عطیہ (م ۵۴۱ھ) کے اختصار کے ساتھ تقریباً ایک سو کتب سے یہ موتی جمع کئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کتاب ایک جلیل القدر محقق عالم کی تحریر کردہ ہے۔“ (۱) تفسیر کے اختتام پر لکھا ہے کہ ”اس تفسیر سے کامل فہم قرآن مختصر مدت میں حاصل ہو جاتی ہے۔“ (۲) نیز یہ کہ اس تفسیر میں النزعة الصوفیہ کے مظاہر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں جیسے کہ حضرات مالکیہ کی کتب فقہیہ تک میں یہ عنصر پایا جاتا ہے، کہ اس سے علم و عمل کی توفیق اور اس پر دوام نصیب ہوتا ہے۔ رسالۃ القیروانی (م ۳۸۶ھ) اور اس کی شرح تنویر القلۃ فی حل الفاظ الرسالۃ، القوانين الفقیۃ لابن جزی، فتح الرحیم اور حال ہی میں لکھی گئی عربی خط میں تبیین المسالك: لعبدالعزیز حمد اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

مؤلف کا تعارف

نام: عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی، الجزائر، المالکی (ابو زید) مشہور مفسر، فقیہ، صوفی اور متکلم تھے۔ آپ ۷۸۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی تصانیف میں الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن، الذہب الابریز فی غرائب القرآن العزیز، جامع المہمات فی احکام العبادات فی فروع الفقہ المالکی، العلوم الفاخرة فی النظر فی علوم الآخرة، قطب العارفین و مقامات الابرار و الاصفیاء والصدیقین (تصوف) اور نفائس المرجان فی قصص القرآن وغیرہ مشہور ہیں۔ (۳)

مصادر تفسیر شعلالی

ابن عطیہ کی تفسیر ”المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز“ تفسیر شعلالی کی اساس و بنیاد ہے۔ جسے اختصار کر کے شعلالی نے اس پر کتب متقدمین سے اضافے کئے ہیں۔ اختصار تفسیر ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) اور اعرابی مباحث میں مختصر ابی حیان (م ۴۴۵ھ) سے استفادہ کیا ہے۔ (۴) مقدمہ میں جن بعض کتب کے نام گنوائے ہیں وہ یہ ہیں (۵):

- ☆ صحیح البخاری
 - ☆ صحیح مسلم
 - ☆ سنن ابی داؤد
 - ☆ سنن الترمذی
 - ☆ الأذکار من کلام سید الابرار: النووی (م ۶۷۷ھ) (۶)
 - ☆ سلاح المؤمن فی الدعاء والذکر: ابن الامام (م ۴۴۵ھ) (۷)
 - ☆ التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة: القرطبی (م ۶۷۱ھ) (۸)
 - ☆ کتاب العاقبة: ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن صاحب الاحکام الصغری والوسطی (م ۵۸۲ھ) (۹)
 - ☆ مصابیح السنة: البغوی (م ۵۶۱ھ) (۱۰)
- مقدمہ میں مذکور مندرجہ بالا کتب کے علاوہ جن کتب کا استفادہ ہوا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

- ☆ مفاتیح الغیب للامام الرازی (۱۱)
- ☆ احکام القرآن للقاضی ابی بکر بن العربی (۱۲)
- ☆ الموطا للامام مالک (۱۳)
- ☆ الرقائق لابن المبارک (۱۴)
- ☆ بهجة المجالس و أنس المجالس لابی عمر بن عبدالبر (۱۵)
- ☆ مختصر المدونة لابی محمد بن ابی زید القيروانی (۱۶)
- ☆ البیان والتحصيل لابن رشد الجد المجتهد (۱۷)

- ☆ الشفابتعريف حقوق المصطفى للقاضى عياض (۱۸)
 - ☆ معجزات النبى ﷺ و آيات نبوته لابن القطان (۱۹)
 - ☆ المنتخب لابن الجوزى (۲۰)
 - ☆ احياء علوم الدين لابی حامد الغزالی (۲۱)
 - ☆ قوت القلوب لابی طالب المکی (۲۲)
 - ☆ شرح اربعین النووی لابن الفلکھانی (۲۳)
 - ☆ الاكتفاء فی أخبار الخلفاء لعبد الملك بن محمد بن ابی القاسم (۲۴)
 - ☆ الحكم العطائية لابن عطاء الله الاسکندری (۲۵)
 - ☆ التمهيد لما فی الموطا من المعانی والأسانید لابن عبدالب (۲۶)
 - ☆ ترتيب المدارك و تقريب المسالك للقاضى عياض (۲۷)
 - ☆ تاریخ بغداد لابی بکر بن الخطیب البغدادی (۲۸)
- ان کے علاوہ دیگر کتب جو ان کی تفسیر میں مختلف مقامات پر مذکور ہیں:

منہاج تفسیر ثعلبی

- جلال الدین سیوطیؒ نے مفسر کے لئے پندرہ علوم کا جامع ہونا شرط قرار دیا ہے:
- ۱۔ لغت ۲۔ نحو ۳۔ صرف ۴۔ اشتقاق ۵۔ معانی ۶۔ بیان ۷۔ بدیع ۸۔ علم القراءات
 - ۹۔ اصول الدین ۱۰۔ اصول فقہ ۱۱۔ اسباب نزول ۱۲۔ ناسخ و منسوخ ۱۳۔ فقہ ۱۴۔ احادیث
 - ۱۵۔ علم الموعبہ (عمل کے نتیجے میں اللہ کا عطا کردہ خاص علم)۔ (۲۹)
- الغرض امام ثعلبی مذکورہ جملہ شروط کے جامع تھے۔ انہوں نے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث والآثار کا اپنی تفسیر میں التزام کیا ہے۔ لغت، شرح غریب، کلمات کی تصریف، اعرابی مسائل، مسائل اصول دین، اصول فقہ، فروع فقہ، اسباب نزول، ذکر اسرائیلیات اور قراءات متواترہ کا ذکر کیا ہے۔ ذیل میں ہم ان کے انداز تفسیر کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں:
- اول: تفسیر الکتاب بالکتاب (فتلقى آدم من ربه كلمات فتاب عليه) (البقرة: ۳۷)

کی تفسیر آیت (ربنا ظلمنا انفسنا...) (الأعراف: ۲۳) سے کی ہے۔ (۳۰)
تفسیر بالحدیث کی مثالیں کتاب میں جگہ جگہ پائی جاتی ہیں۔ مثلاً: (واعذوا لهم ما يستعظتم من قوة...) (الأنفال: ۶۰) کی تفسیر صحیح مسلم کی اس روایت سے کی ہے: (ألا ان القوة الرمی، ألا ان القوة الرمی، ألا ان القوة الرمی)۔ (۳۱)

آثار صحابہ سے تفسیر کی مثال: (اذا جاء نصر الله والفتح...) کہ اس کی تاویل حضرت ابن عباسؓ نے حضور اکرم ﷺ کے قرب وصال سے کی ہے۔ (۳۲)
آثار تابعین کے ذیل میں کہ آیت: (انا انزلناه...) کے معنی امام شعبی نے انا ابتدأنا انزال هذا القرآن بیان کئے ہیں۔ (۳۳)

دوم: مسائل عقائد، مثلاً (فقال أنبئونی بأسماء هؤلاء...) (البقرة: ۳۱) اس آیت کے تحت تکلیف مالا یطاق کا مسئلہ زیر بحث لا کر جواز اور عدم جواز دونوں مذاہب بیان کر کے تکلیف مالا یطاق کی نفی کی ہے۔ (۳۴)

اسی طرح آیت: (وأرنا مناسکنا وتب علینا) (البقرة: ۱۲۸) کے تحت عصمت انبیاء کرام علیہم السلام پر روشنی ڈالی ہے۔ (۳۵)

سوم: مسائل اصول فقہ، آیت: (ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخیر منها أو مثلها...) کے تحت نسخ کو لغوی اور اصطلاحی طور پر بیان کیا ہے اور اقسام نسخ کی وضاحت کی ہے (۳۶)

چہارم: آیات احکام کی توضیح اور فقہی اختلافات کا ذکر، سورہ مائدہ آیت نمبر ۶ جس میں وضو اور طہارت کا ذکر ہے کے ذیل میں ابن العربی اور دیگر مفسرین، محدثین اور فقہاء سے متعلقہ احکام نقل کئے ہیں۔ (۳۷) اسی طرح آیت (واذا ضربتم فی الأرض فلیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة...) (النساء: ۱۰۱) کے تحت قصر صلاۃ کے لئے مسافت کی تحدید میں ائمہ دین کا اختلاف بیان کیا ہے۔ (۳۸)

پنجم: لغت اور نحوی و صرفی مسائل سے استشہاد (ذلك بأن منهم قسیسین ورهبانا) (المائدة: ۸۲) کے ذیل میں لکھتے ہیں: قال الفخر: القس والقسیس: اسم رئیس

النصارى، والجمع : القسيسون وقال قطرب: القس والقسيس: العالم ، بلغة الروم۔ (۳۹)
 اللہ تعالیٰ کے فرمان (فصرهن اليك) (البقرة: ۲۶۰) کے تحت لکھتے ہیں : ويقال
 ايضاً: صرت الشيء ، بمعنى أملتہ (۴۰)

مسائل نحویہ کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔ لولا كلمة سبقت من ربك لكان لزاماً ط:
 (۱۲۹) ، لزاماً یا تو مصدر ہے یا بمعنی ملزم ہے۔ (۴۱) اسی طرح فرمان باری تعالیٰ:
 (حتى اذا ادركوا فيها جميعاً) (الأعراف: ۳۸) ادركوا بمعنی تلاحقوا ، اور
 ادركوا دراصل تداركوا تھا۔ ”ت“ کو ”د“ میں ادغام کر کے ان دونوں سے پہلے ہمزہ
 وصل لگا دیا گیا۔ (۴۲)

ششم: اسباب نزول کا بیان ، اس کے لئے ملاحظہ فرمائیں سورة النساء کی آیت نمبر
 ۵۸: (ان الله يأمرکم أن تؤدوا الامانات الی اهلها) (۴۳) اور سورة النساء کی آیت نمبر ۱۲۸:
 (وان امرأة خافت من بعلها نشوزاً) (۴۴) اور سورة الاسراء کی آیت نمبر ۸۵: (ويستلونك
 عن الروح...) (۴۵) کہ ان آیات اور ان کے علاوہ دیگر آیات کا مختلف مقامات پر شان نزول
 بیان کیا ہے۔

ہفتم: آیات میں مختلف قراءات کا ذکر ، مثلاً آیت : (فاعتزلوا النساء فی
 المحیض ولا تقربوهن حتی یطهرن) (البقرة: ۲۲۲) میں یطهرن کو یطہرن بھی پڑھا گیا
 ہے۔ (۴۶) یطہرن سے مراد انقطاع حیض ہے اور یطہرن سے مراد انقطاع دم کے بعد غسل
 طہارت ہے۔ یا مثلاً آیت: (فاعسلوا وجوهکم وایديکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم و
 ارجلکم الی الکعبین) (المائدة: ۶) میں أرجلکم بنصب لام پڑھا گیا ہے اور یہ وجوبکم پر
 معطوف ہے جس سے وجوب غسل رجليں ثابت ہوتا ہے اور اگر اسے ارجلکم بجر لام پڑھیں
 تو اس کی تاویل یہ ہے کہ اگر خفین پہنیں ہوں تو مسح کر لیا کرو۔ اس صورت میں یہ
 رؤسکم پر معطوف ہوگا۔ (۴۷)

یا مثلاً آیت: (یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی
 ذکر اللہ) (الجمعة: ۹) میں فاسعوا الی ذکر اللہ کی بجائے فامضوا الی ذکر اللہ بھی پڑھا گیا

ہے تاکہ معلوم ہو کہ مشی الی الصلاة کے لئے سرعۃ واجب نہیں ہے۔ (۴۸)
ہشتم: شہری استشہاد، مثلاً (وكان الله على كل شيء مقیتا) (النساء: ۸۵) یعنی
قدیراً۔ اسی سے زبیر بن عبدالمطلب کا قول ہے:

و ذی ضغن کففت النفس عنه و کنت علی اساءتہ مقیتا (۴۹)
یا مثلاً (والذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم) (الحشر: ۹) یہاں ”الایمان“
فعل مقدر سے منصوب ہے ای: واعتقدوا الایمان اور یہ جملے کا جملے پر عطف ہے جیسے کہ
شاعر نے کہا ہے:

علفتها تبنا وماء باردا (۵۰)

نہم: تقلیل اسرائیلیات: ثعلبی اپنی تفسیر میں بہت کم اسرائیلیات کا ذکر کرتے ہیں
اور ذکر کرنے کے بعد اس پر تنبیہ بھی کر دیتے ہیں۔ (۵۱)
الغرض تفسیر ثعلبی ”بقامت کہتر و بقیمت بہتر“ کا صحیح مصداق ہے کہ جملہ شروط
تفسیر کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی تدوین میں تقریباً ایک سو کتب سے استفادہ کیا گیا ہے، جیسا
کہ مقدمہ تفسیر کے حوالے سے ہم نے صدر مقالہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے اور بقول
مؤلف جو کہ آخر کتاب میں مذکور ہے کہ اس تفسیر کے مطالعہ سے قرآن کریم کی فہم کامل،
قلیل مدت میں نصیب ہوتی ہے، بہت بڑی بات ہے۔



حوالہ جات و حواشی

- ۱۔ عبدالرحمن الثعالبی: الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن: ج ۱ ص ۱۹، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۶ء
- ۲۔ نفس کتاب: ج ۳ ص ۵۳۰
- ۳۔ عمر رضا کحلیہ: معجم المؤلفین: ج ۲ ص ۱۲۲، مؤسسة الرسالة بیروت، خیر الدین الزرکلی: الاعلام: ج ۳ ص ۳۳۱، طبع دار العلم للملایین بیروت
- ۴۔ الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن: ج ۱ ص ۲۰
- ۵۔ ایضاً
- ۶۔ آخری ایڈیشن ۱۹۹۷ء میں مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ سے تخریج احادیث کے ساتھ دو جلدوں میں چھپا ہے۔
- ۷۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۹۳ء میں محی الدین دیب مستوکی تحقیق کے ساتھ دار ابن کثیر دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔
- ۸۔ اس کتاب کا آخری ایڈیشن دو جلدوں میں تخریج احادیث کے ساتھ دار البخاری مدینہ منورہ سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔
- ۹۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۹۵ء میں دار الکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔
- ۱۰۔ یہ کتاب ۱۹۸۷ء میں پہلی بار ڈاکٹر یوسف عبدالرحمن المرعشی کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں دار المعرفة بیروت سے شائع ہوئی۔
- ۱۱۔ را. الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی طبع مذکور ج ۱ ص ۵۱
- ۱۲۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۴۴
- ۱۳۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۲۰۵
- ۱۴۔ را. نفس کتاب ج ۳ ص ۳۹۷
- ۱۵۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۱۳۳
- ۱۶۔ را. نفس کتاب ج ۳ ص ۱۰۸
- ۱۷۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۱۲۰
- ۱۸۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۹۸
- ۱۹۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۹۶

- ۲۰۔ را. نفس کتاب ج ۳ ص ۷۴
- ۲۱۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۲۷
- ۲۲۔ را. نفس کتاب ج ۲ ص ۳۷۷
- ۲۳۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۴۱۰
- ۲۴۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۲۱۴
- ۲۵۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۲۰
- ۲۶۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۵۸
- ۲۷۔ را. نفس کتاب ج ۲ ص ۲۵۳
- ۲۸۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۱۷
- ۲۹۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: تہذیب و ترتیب الاقنان فی علوم القرآن للسیوطی بقلم محمد بن عمر بن سالم بازمول ص ۵۴۲، ۵۴۳، طبع دار الحجرۃ الریاض ۱۹۹۲ء
- ۳۰۔ الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للعلابی طبع مذکور ج ۱ ص ۶۷
- ۳۱۔ نفس کتاب ج ۲، ص ۲۷
- ۳۲۔ نفس کتاب ج ۳ ص ۵۳۱
- ۳۳۔ نفس کتاب ج ۳ ص ۵۰۶
- ۳۴۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۶۱
- ۳۵۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۱۱۴
- ۳۶۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۱۰۲، ۱۰۳
- ۳۷۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۴۱۵ تا ۴۱۸
- ۳۸۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۸۱
- ۳۹۔ نفس کتاب ج ۱ ص ۴۴۷
- ۴۰۔ نفس کتاب ج ۲ ص ۲۰۳
- ۴۱۔ نفس کتاب ج ۲ ص ۳۶۴
- ۴۲۔ نفس کتاب ج ۱ ص ۵۴۳
- ۴۳۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۵۹، ۳۶۰
- ۴۴۔ را. نفس کتاب ج ۱ ص ۳۹۰، ۳۹۱
- ۴۵۔ را. نفس کتاب ج ۲ ص ۲۷۷
- ۴۶۔ نفس کتاب ج ۱ ص ۱۷۱

- ۴۷- نفس کتاب ج ۱ ص ۴۱۷
 ۴۸- نفس کتاب ج ۳ ص ۳۳۲
 ۴۹- نفس کتاب ج ۳ ص ۳۱۶
 ۵۰- را. نفس کتاب ج ۱ ص ۱۰۱

☆☆☆